بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۳ صلح ۱۳۴۵ ہش ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

۰ ربوہ ۲۲ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

---

۰ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے اس امر پر کہ نجات اعمال پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ ایک بہت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا (حضور کے اس پُر معارف خطبہ کا مکمل متن آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

۰ ربوہ ۲۲ جنوری (مطابق ۲۹ رمضان) آج علی الصبح مسجد مبارک میں نماز تراویح کے دوران مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے قرآن مجید کا ایک دور مکمل کرلیا۔ آپ یکم رمضان سے نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے تھے۔ مورخہ ۲۷ رمضان تک تو نماز تراویح نماز عشاء کے بعد ادا کی جاتی رہی۔ کل ۲۸ اور ۲۹ رمضان کی درمیانی شب نماز تراویح آخر شب ۳½ بجے سے ۴½ بجے تک ادا کی گئی۔

---

۰ مبلغ برٹش گی آنا مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے متعلق وہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ ایک عرصہ سے ٹانگوں میں درد اور قے کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین

---

۰ لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز سابق مینیجر الفضل گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ قلب صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹروں نے چلنے پھرنے سے بالکل منع کیا ہے۔ ہمہ وقت بستر میں لیٹے رہتے ہیں۔ علاج ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

آخری تین سورتوں کا درس اور دعا

حضور آج مورخہ ۲۲ جنوری مطابق ۲۹ رمضان المبارک کو نماز عصر کے بعد قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دے رہے ہیں۔ مسجد مبارک میں نماز عصر چار بجے سہ پہر ادا کی جاتی ہے۔ جس کے بعد حضور درس دیں گے۔ اور پھر اجتماعی دعا ہوگی ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان دو قسم کی لذّتوں کا مجموعہ ہے ایک رُوح کی لذّت دوسری نفس کی لذّت

انسانی لذتیں آنی اور فانی ہوتی ہیں۔ روحانی لذتیں اگر میسر آجائیں تو پھر زائل نہیں ہوتیں

"یاد رکھو! انسان دو قسم کی لذتوں کا مجموعہ ہے ایک رُوح کی لذت ہے دوسری نفس کی لذت۔ روحانی لذت ایک باریک اور عمیق راز ہے جس پر اگر کسی کو اطلاع مل جائے اور ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی جس کو یہ سرور اور ذوق مل جائے وہ اس سے سرشار اور مست ہو جاتے۔ نفسانی لذتیں ایسی ہیں کہ ہمیشہ آنی اور فانی ہوتی ہیں۔ نفسانی لذت وہ لذت ہے جس کے ساتھ ایک طوائف بازاروں میں ناچ کرتی ہے وہ بھی اس لذت میں شریک ہیں جیسے (ایک نفسانی) مولوی وعظ کی حیثیت میں گاتا ہے اور لوگ اس کو پسند کرتے ہیں ویسی ہی بازاری عورت گاتی ہے اسے بھی پسند کرتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نفس یہی چیز ہے جو ایک واعظ کے وعظ سے بھی لذت اٹھاتا ہے اور دوسری طرف ایک بدکار عورت کے گانے سے بھی لذت اٹھاتا ہے۔ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ بدکار ہے۔ اس کے اخلاق، اس کی معاشرت، بہت ہی قابلِ نفرت ہے۔ لیکن اس پر بھی اگر وہ اس کی باتوں اور اس کے گانے سے لذت اٹھاتا ہے اور اس کو نفرت اور بدبو نہیں آتی تو وہ یقیناً سمجھو کہ یہ نفسانی لذت ہے، ورنہ رُوح تو ایسی گھناؤنی اور متعفّن شے پر راضی نہیں ہو سکتی۔ اس قابلِ رحم واعظ کو یہ پتہ نہیں ہوتا مجھ میں پاک حصہ نہیں ہے، ایسا ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے سامعین نہیں سمجھتے کہ ہم صرف نفسانی لذت کے لئے بیٹھے ہیں اور خدا کا بجز ہم میں نہیں ہے۔ پس میں خدا تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ ہماری تقریروں اور ہمارے بولنے والوں اور سننے والوں میں سے اس ناپاک اور خبیث رُوح کے حصہ کو نکال کر محض للّٰہیت بھر دے۔ ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے واسطے اور جو کچھ سنیں، خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں، اور زیر عمل کرنے کے واسطے سنیں اور مجلسِ وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں کہ آج بہت اچھا وعظ ہوا۔"

(ملفوظات جلد اول ص۴۰۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء

ایک احمدی کی عید

رمضان کا مبارک مہینہ اختتام کے قریب ہوگیا ہے اور لوگوں نے عید کی تیاریاں شروع کردی ہیں عید کے معنی خوشی کے ہیں۔ سال میں دو عیدیں ہوتی ہیں۔ ایک عید ماہ رمضان کی خوشی میں یہ عید الفطر ہے اور دوسری عید عید الاضحیہ کہلاتی ہے۔ یعنی قربانیوں کی عید جو حج کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

عید بے شک مسلمان کے لئے خوشی کا دن ہوتا ہے۔ مگر بعض دفعہ بعض لوگوں کے لئے ایسا ہوتا ہے کہ عید خوشی کے دن کی بجائے غمی کا دن بن جاتا ہے۔ کوئی ایسا واقعہ یا حادثہ پیش آجاتا ہے کہ خوشی غمی میں بدل جاتی ہے۔

یہ ہم نے عام سطحی جذبات کے نقطۂ نظر سے کہا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی عید کا دن ایسی خوشی کا دن ہوتا ہے جس کا تعلق دنیوی خوشی و غمی سے نہیں ہوتا بلکہ ایک روحانی انبساط کا دن ہوتا ہے۔ چنانچہ اس چیز کا تصور داغ دہلوی کے ایک شعر میں دیا گیا ہے جو حسب ذیل ہے ؎

دل دے تو اس مزاج کا پروردگار دے
جو رنج کی گھڑی بھی خوشی میں گزار دے

ظاہر ہے کہ رنج کی گھڑی کی خوشی اس دنیا کی خوشی نہیں ہوسکتی۔ یقیناً وہ روحانی سطح کی خوشی ہی ہوسکتی ہے۔

الغرض رمضان کے بعد اور حج کے بعد جو عیدیں آتی ہیں وہ دراصل ایک مسلمان کے لئے روحانی خوشی کا دن ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق اس دنیا کی عام جذباتی خوشی اور غمی سے نہیں ہوتا چنانچہ آزادی کا اعلان جس روز ہوا ماہ رمضان کے اختتام کا دن تھا۔ اور دوسرے دن عید الفطر تھی۔ چونکہ تقسیم ملکی میں مسلمانوں کے ساتھ سخت بے انصافی ہوئی تھی۔ اور بے ایمانی سے ضلع گورداسپور کا بڑا حصہ طے شدہ اصول کے خلاف ناجائز طور سے بھارت سے ملا دیا گیا تھا۔ رمضان کی وداعی دعا کے عین بعد یہ اعلان ہوا۔ اہل قادیان کے دل فطرۃً رنجیدہ تھے۔ راقم الحروف نے الفضل میں اسی عام جذبہ کے ماتحت ایک نظم "ہلال عید" کے عنوان سے شائع کردی۔ جس میں ہلال سے خطاب کرکے کہا گیا تھا کہ

عید ہی آئی نہیں تو کس لئے آیا ہے تو

یہ نظم واقعی بڑی دل شکن تھی۔ اکثر احباب نے اسی غمناک جذبہ کے ماتحت اس سے تاثر لیا تھا مگر راقم الحروف کو بعد میں معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی وجہ سے نظم کے متعلق کچھ پسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا تھا کہ عید حسب معمول منائی جائے ویسا ہی ہوا۔

اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذاق کس قدر بلند اور صحیح اسلامی جذبات کا حامل تھا۔ حضور رضؓ کے پہلو میں جو دل تھا وہ سطحی خوشی اور غمی سے بالا تھا۔ وہ واقعات کے ریلہ میں بہ نہیں جاسکتا تھا۔ مختصراً آپ کے پہلو میں وہ دل تھا جو اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کے پہلو میں ہوتا ہے۔ وہ دل جو عام سطحی جذبات اور روحانی جذبات میں طبعاً فرق کرسکتا ہے۔

جب صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوئے تو رات چاند گرہن ہوا بعض لوگوں نے سطحی جذبات کے زیر اثر کہنا شروع کیا۔ کہ چاند گرہن صاحبزادہ کی وفات کی وجہ سے ہوا ہے۔ صاحبزادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا تھا۔ اس کی وفات کا سخت صدمہ ہونا چاہیئے تھا اور عام انسانوں پر اس کا یہی اثر ہوا اس لئے انہوں نے کہا جو کہا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کے اس حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر موصول ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ چاند گرہن قدرت کا ایک مظہر ہے اور اس کو کسی کی وفات و حیات سے تعلق نہیں۔ الغرض بندگانِ حق کا شیوہ حقیقت پسندی ہوتا ہے۔ ان کی خوشی اور غمی عام سطح سے بالا ہوتی ہے۔ وہ جذبات کے پنجہ میں گرفتار نہیں ہوتے۔

صلح حدیبیہ کے وقت ناموافق شرائط کی وجہ سے مسلمانوں کے دل بھاری تھے۔ یہاں تک ۴۴

کلامُ الامامِ امامُ الکلامِ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے چند غیر مطبوعہ اشعار

مندرجہ ذیل دو قطعے حضور اقدس رضی اللہ عنہ کی نوٹ بک میں سے نقل کرکے ارسال ہیں۔ پہلا قطعہ بہت پرانا ہے اور دوسرا ہجرت کے بعد ربوہ میں ہی ۲۴ جون ۱۹۵۲ء کو بروز عید الفطر کہا تھا۔ (خاکسار:۔ مریم صدیقہ)

کیا بیاں ہو مرے اس قلبِ حزیں کی حالت
کیوں اٹھا درد مرے دل میں یہ کیا یاد آیا
عید کا چاند ہوا ماہِ محرّم ثابت
دیکھتے ہی مجھے وہ ماہِ لقا یاد آیا
شادِ ناشاد یہ کیسی تری خوش بختی ہے
تیرے مرتے ہی انہیں عہدِ وفا یاد آیا

عید ہے آج مگر عید کہاں تیرے بغیر
عید ہوگی جبھی جب آپ مرے گھر آئیں
جاگتے دیکھوں تمہیں یا تمہیں سوتے دیکھوں
مری امیدیں کسی طرح بھی ہو بر آئیں
تم نظر آؤ فلک پر بھی زمیں پر بھی تمہیں
دیکھوں دائیں بھی تمہیں اور تمہیں ہی بائیں

۴۴ کہ آپؐ نے قربانیاں دینے اور احرام کھولنے کا جب حکم دیا تو صحابہ کرام نے سستی ان سنی کردی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے رسولؐ باہر تشریف لائے، اپنا سر منڈایا، قربانی دی اور احرام کھول ڈالا۔ تو مسلمانوں کو ہوش آگیا۔ اور آپ کی تقلید کے لئے دوڑ پڑے۔ یہ بھی ایسا ہی واقعہ ہے جس سے بندگانِ حق کے جذبات کی بلند سطح کا تصور کیا جاسکتا ہے۔

آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد پہلی عید الفطر ہے۔ دل اس غم سے بوجھل ہیں۔ مگر..... عید الفطر عید الفطر ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ایک مسلمان کے دل میں آہ اور واہ ہم آغوش ہوجاتے ہیں۔ تکبیریں کہتے ہوئے مسجد مبارک کی طرف جائیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ سنیں گے۔ یہی عید ہے۔ ایک احمدی کی خوشی اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت اسلام ایسی نازک حالت میں سے گزر رہا ہے۔ جسے دیکھ کر کوئی سچا مسلمان ایک گہرا صدمہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر مسلمان ایک خون ٹپکاتے ہوئے دل کے ساتھ عید کی نماز کے لئے جاتے۔ اگر وہ ایک ٹکڑے ٹکڑے جگر کے ساتھ عید کی نماز پڑھتے۔ تو گو ان کے جذبات متضاد ہوتے مگر حقیقی عید انہیں کی ہوتی۔ پس جس نے عید کی نماز پڑھی مگر اس کے دل میں اسلام کا درد پیدا نہیں ہوا۔ اس کی اندرونی بینائی مردہ ہے۔ اور جس نے عید نہیں منائی اس کی بھی اندرونی بینائی مردہ ہے۔ حقیقی عید اسی کی ہے جو متضاد جذبات کے ساتھ عید مناتا ہے۔ اس کا دل ماتم کرتا ہے اور اس کا ظاہر عید مناتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام زندہ افراد جن میں قومی جذبہ پایا جاتا ہے۔ ایسے ہی نظارے کیا کرتے ہیں۔"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۶۱ء صفحہ ۳)

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر

اور

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

تقریر محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

(قسط ۲)

صدق

ہمارا چوتھا کام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے الصادقین میں بتایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے صدق دکھانا۔ صدق سے مراد ہے قول اور فعل کا ایک جیسا ہو جانا۔ یہ بھی بہت مشکل امر ہے لیکن اس کے بغیر بھی گوہر حقیقی ہاتھ نہیں آتا۔ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہونا چاہیئے بلکہ باطن ظاہر سے بھی اچھا ہو۔ ہمارے اندر اس قسم کے جذبات محبت و اخلاص اپنے رب کے لئے ہوں کہ قول ان کا نقشہ کھینچنے سے قاصر ہو۔ تب جا کر صدق انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ ہم میں بہت ہیں جو کہتے ہیں۔ مگر کامیاب وہی ہے جو صدق دکھاتا ہے۔

پس جب تک ہم بحیثیت جماعت صادق نہیں بن جاتے۔ جب تک سچائی ہر پہلو سے ہم میں داخل نہیں ہو جاتی۔ جب تک ہمارا فعل ہمارے قول سے اچھا نہیں ہو جاتا۔ جب تک ہم اسلام کی تصویر اپنے اندر کھینچتے ہیں صادق نہیں ہو جاتے ہم میں وہ طاقت پیدا نہیں ہو سکتی جو باطل اور نفس کا مقابلہ کر سکے۔

فرمانبرداری

پانچواں کام ہمیں قانت ہونا بتایا گیا ہے۔ یعنی فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا ہو جانا۔ ہم اس نوکر کی طرح نہ ہوں جس کا آقا اس کو کچھ کہتا ہے اور وہ کچھ کرتا ہے ایسا شخص سزا پاتا ہے اور آقا کی ہر حفاظت سے محروم کر دیا جاتا ہے بلکہ ہماری مثال اس شخص کی مثال ہو جس کا لُوآں لُوآں اپنے آقا کی اطاعت اور فرمانبرداری میں محو ہوتا ہے اور وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ اس کا آقا اس سے کس طرح خوش ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اے میرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہو گا جب تجھ پہ ہو دیں ہم نثار

کیا جذبہ ہے جو اس کے پیچھے کار فرما ہے گویا اس بات کے لئے تڑپ رہے ہیں کہ کسی طرح سے وہ خدا راضی ہو۔

اطاعت دونوں وجودوں کو قریب کر دیتی ہے جس طرح سایہ اصل کے ساتھ لگا ہوتا ہے اسی طرح مطیع اپنے مطاع کے ساتھ ہوتا ہے جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ یہ نسبت حاصل ہو جائے اسکی کامیابی میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔

انفاق فی سبیل اللہ

چھٹا کام ہمیں المنفقین ہونا بتایا۔ یعنی خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کرنے والے۔ تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے اس زندگی میں ہمیں دی ہیں ان کو اپنے نفس کی لذّت کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کرنا۔ مال و دولت ایک عام دنیا دار کو اندھا کر دیتی ہے۔ اور وہ اس کو اپنے نفس کی لذّتوں کے حصول کے لئے خرچ کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمارے بندے اسے ہمارے لئے اور ہماری مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔ اگر نفس کے لئے خرچ کیا جائے تو وہی گندی تہذیب پیدا ہو گی جسے مٹانے کے لئے ہمیں مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح وقت بھی لہو و لعب اور گانے بجانے اور ناچ رنگ اور سینما اور تھیٹر دیکھنے کے لئے ہمیں نہیں دیا گیا بلکہ اس کا ایک ایک لمحہ ایسا قیمتی ہے کہ وہ ایک لامتناہی اخروی زندگی کی درستی کے لئے کام دے سکتا ہے۔ اگر ہم حساب لگائیں تو ایک لمحہ میں جو ہم نیکی کر سکتے ہیں وہ ارب ہا ارب سال ہمیں نفع دے گی اور جنّت کی نعماء سے بہرہ ور کرے گی۔ اسی طرح عورت کی جو اصل غرض ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کے ملنے سے ایسے وجود پیدا ہوں جو اس کے دین کی خدمت کرنے والے ہوں اور اس کی رضاء کے متلاشی ہوں اس کو پورا کرنے کے لئے وہ شادیاں کریں۔ نہ کہ عیش و عشرت کے لئے۔ گویا ہر چیز جسے ایک دنیا دار اپنے نفس کے آراموں اور اپنی آسائشوں کے لئے خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے بندے اسے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق خرچ کر کے ابدی جنت کے وارث بن جاتے ہیں۔ کیسا اچھا سودا ہے جو وہ کرتے ہیں اور کتنا بڑا خسارہ ہے جو ایک دنیا دار برداشت کرتا ہے جب وہ سب یہیں چھوڑ جاتا ہے اور اخروی زندگی میں خالی ہاتھ داخل ہوتا ہے۔ دیکھنے میں تو اللہ تعالیٰ کے عبادنے قربانی کی لیکن دراصل انہوں نے ایسا اندوختہ جمع کیا جو انہیں آگے جا کر کام آیا۔ انہوں نے کیسی عقل کی بات کی۔ سو اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ عقل دے تو ہم اس گندی تہذیب کے جال سے نکل جانے والے ہوں گے اور اس کی بجائے حقیقی تہذیب جو انسانی نفس کو سدھارتا ہے اختیار کرنے والے ہوں گے۔

استغفار اور دُعائیں

ساتواں کام جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مقصد کے پانے کے لئے بتایا ہے المستغفرین بالاسحار ہے۔ یعنی وہ سحری کے وقتوں میں اٹھ اٹھ کر اپنے رب کے حضور میں گر کر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے والے ہوں۔ جو یہ عادت اختیار کریں وہ سب قباحتوں سے بچائے جاتے ہیں۔ ان چمک دمک رکھنے والی لیکن گندی چیزوں کی کشش سے دل کو بچانے کے لئے استغفار اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسکے بغیر نفس ان سے آزاد نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ ہی انسان کو گرنے سے بچا سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد ہی اس کو ایسے مقام پر کھڑا کر سکتی ہے جہاں سے بدیوں کا مقابلہ کر کے ان کو مٹایا جا سکتا ہے اور دنیا میں نیکی قائم کی جا سکتی ہے۔ مغربی تہذیب بہت بڑی برائیوں کی حامل ہے اور روحانی اقدار کو یکسر تباہ کر دینے والی ہے۔ خدا سے وہ بالکل روگردان کر دیتی ہے اور دنیا کی دلدل میں پھنسا دیتی ہے۔ اگر اس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے تو خدا کی مدد کے ساتھ۔ اگر اس کو بدل کر صحیح اسلامی تہذیب کو قائم کیا جا سکتا ہے تو خدا کی مدد کے ساتھ جو ان دعاؤں سے حاصل ہوتی ہے جو سحری کے وقتوں میں کی جاتی ہیں۔

سو اس حصہ آیت میں اللہ تعالیٰ اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اپنے کاموں کو سر انجام دینے کے لئے اس سے اپنی کمزوریوں کی معافی چاہیں تب وہ اپنے فضل سے ہماری کمزوریوں کو ڈھانپ لے گا اور ہماری اخلاقی اور روحانی حالت کو مضبوط کر دے گا۔

خلاصۂ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ مغربی تہذیب ان برائیوں کا مجموعہ ہے جو ان آیات میں بتائی گئی ہیں اور اس سے بچنے کے لئے اور دنیا کو اس سے بچانے کے لئے ان طریقوں کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو ان آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی متقی بننا اور متقی بننے کے لئے اللہ اور اسکے رسولؐ پر صحیح طور پر ایمان لانا۔ دوزخ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے (کیونکہ یہ برائیاں سیدھی دوزخ میں لے جاتی ہیں) اپنے گناہوں کی معافی چاہنا۔ دنیا کی حرص و آز سے الگ ہو کر صبر اختیار کرنا۔ ایمان کے دعویدار ہو کر اس کے مطابق عمل کرنا اور اپنے ہر فعل میں صدق دکھانا۔ اللہ اور اسکے رسولؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اور ان سے روگردانی نہ کرنا۔ اللہ کے دئیے مال و زر اور باقی دنیوی چیزوں کو اللہ کے لئے خرچ کرنا۔ اور ان سارے کاموں کے باوجود اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور میں گر جانا۔ اگر ہمارے نوجوان اور ہمارے بوڑھے اور ہماری عورتیں یہ طریق اختیار کریں تو خود ان کے اندر ایک زبردست انقلاب پیدا ہو جائے گا اور یہی انقلاب وہ دنیا میں بھی پیدا کر سکیں گے جس سے مغربی تہذیب اور تعیش کا قلع قمع ہو اور اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے راستے دنیا کے سامنے آئیں اور وہ ان پر چلنا شروع کریں۔

بے پردگی ایک قبیح چیز ہے جس سے عورت کا حسن ظاہر کرنا اور سفلی جذبات کو بھڑکانا مقصود ہوتا ہے لیکن یہ قبیح چیز کیسی سرعت سے پھیل رہی ہے۔ کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم اس بنیادی خرابی کو اپنا سارا زور لگا کر دور کریں تا اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والی قوتیں انسانوں میں بیدار ہوں۔ اگر بے پردگی رہے تو وہ بڑھتی بڑھتی بہت دور تک لے جاتی ہے اور سب اچھی قوتوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ اس سے انسان اس راستے پر چل پڑتا ہے جو خدا کی طرف نہیں بلکہ سیدھا شیطان کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر ابتداء میں ہی اس کا مقابلہ نہ کیا جائے تو پھر بے بسی پیدا ہو جاتی ہے گویا انسان

ایک سیلاب میں پھینک دیا جاتا ہے جو اس کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے اور وہ کہیں بھی رُک نہیں سکتا۔ بے پردگی سے مرد و عورت کا خلا ملا ہوتا ہے اور پھر سب درمیانی حجاب ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور انسان سفلی جذبات کی آگ میں جا کودتا ہے۔ اور سب عواقب کو بھول جاتا ہے۔ یہی حالت مغربی ممالک میں ہو رہی ہے۔ اور اگر ہم جلد سے جلد اس کا فکر نہ کریں گے تو خدانخواستہ یہی حالت یہاں نہ ہو جائے۔ نیکی اور پاکیزگی کی جگہ گندگی اور ناپاکی لے لے اور ہر گھر اس سے بھر جائے۔

لیکن ایسا ہوگا نہیں ورنہ ماموراِلٰہی کو بھیج کر ایک جماعت کو قائم نہ کیا جاتا۔ جس کا مقصد ہی غلبۂ اسلام ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے یہ غرض پوری نہ کرنی ہوتی تو اس جماعت کا قائم کرنا عبث تھا۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے اپنا ایک ایک ذرہ خرچ کر دینا چاہئیے اور اپنے نفسوں کی ایسی اصلاح کرنی چاہئیے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد کسی اور جگہ نظر نہ آتی ہو۔ کیونکہ خدا کے فضل نے ہمیں وہی صحابہ کا مقام دیا ہے۔ ہمیں اس مقام کی لاج رکھنی پڑے گی۔

ایک غیر از جماعت معزز خاتون کے خیالات

مَیں نے گزشتہ دنوں اخبار کوہستان میں ایک غیر احمدی خاتون کا مضمون دیکھا جو مجھے پسند آیا۔ اس لئے مَیں اسے یہاں نقل کرتا ہوں تا ہمیں معلوم ہو کہ ہماری عزتِ نفس رکھنے والی خواتین کے اس بارہ میں کیا جذبات ہیں:-

"مغربی تہذیب کو خیر باد کہہ دیجئے

جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ مغرب کا عمل اور تہذیب دونوں ہمارے دشمن ہیں۔

عقیلہ رحیم

اب سے ۸ روز پہلے ... ... جب ہم بحیثیت قوم پوری طرح بیدار نہیں تھے۔ جب ہم میں ملک و ملت کا احساس تقریباً مفقود تھا اور جب ہمارے وطنِ عزیز کے بہادر نوجوانوں اور قوم کی خود دار بیٹیوں کے دل میں جذبہ جہاد کا تصور تک پیدا نہیں ہوا تھا مَیں نے ایک پاکستانی اور مسلمان لڑکی کی حیثیت سے اخبارات کی معرفت روشن خیال افراد سے اپیل کی تھی کہ مغربی تہذیب کو نہ اپنایا جائے کیونکہ یہ خاص طور پر اس پاک سرزمین کے رہنے والوں کے لئے ایک میٹھا زہر ثابت ہو گی جبکہ اس قوم و ملک کی تہذیب و تمدن اور مزاج کا عروج صرف اسلام کی بنیاد پر ہو سکتا ہے اور اسی میں ان کی بقا ہے۔

۶ ستمبر پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس دن کی آمد نے پوری مسلم قوم کو بیدار و چوکس کر دیا۔ دوست و دشمن ممالک کے صحیح خد و خال ہماری نظروں کے سامنے آ گئے اور اس غیور قوم نے یہ بھی اچھی طرح دیکھ لیا ہے اور تجربہ کر لیا کہ پہلے بھارتی مشرکین نے رات کی تاریکی میں کس طرح چھپ کر ہماری قوم و تہذیب کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی اور اہلِ مغرب نے ان بھارتی مشرکین کی نہ صرف پشت پناہی کی بلکہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طریقوں پر ہمارے خلاف جوڑ توڑ کئے۔

جن قوموں کا عمل ہمارے قومی وجود کے منافی ہے ان کی تہذیب و نظریات ہمارے لئے ہرگز مفید نہیں ہو سکتے۔

۶ ستمبر کے بعد قوم کے بہادر نوجوانوں اور میری خود دار بہنوں کے دل و دماغ میں جو انقلاب آیا ہے اس پر ہم سب بے حد مسرور ہیں۔ مگر اس وقت والدین اور متعلقین پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ بچوں کے موجودہ اسلامی جذبہ و اخلاق و یکجہتی کو قائم رکھیں اور اسلامی نظریات و تہذیب کو اُبھارنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اسی میں ان کی اور ملک و ملّت کی نجات ہے۔

مَیں آخر میں اس ملک کے سنجیدہ اور ذمہ دار بزرگوں سے دردمندانہ اپیل کروں گی کہ وہ مغربی تہذیب کے ایک خوبصورت فتنے بے پردگی سے کچھ نہ کچھ مسلمان بچیوں کو نجات دلائیں اور بے پردگی کے اس مغربی فتنے کا ہاتھ پکڑ کر اسے بڑی نرمی سے سرحد کے پار دھکیل دیں۔"

(روزنامہ کوہستان ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء)

اس معزز خاتون کے جذبات قابلِ قدر ہیں۔ بے پردگی واقعی مغربی تہذیب کا ایک خوبصورت فتنہ ہے اور ایسا فتنہ ہے جو تمام جنسی برائیوں کی جڑ ہے۔ یہ بھی اس نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ جن قوموں کا عمل ہمارے قومی وجود کے منافی ہے ان کی تہذیب و نظریات ہمارے لئے ہرگز مفید نہیں ہو سکتے۔

بے پردگی کے علاوہ ان کا لباس اور وضع قطع بھی چھوڑ دینے کی ضرورت ہے۔ وہ بھی ان کی تہذیب کا حصہ ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خوب فرمایا ہے مَن تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُم کہ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس نقطۂ نگاہ سے انگریزی لباس اور وضع قطع کو دیکھیں تو یہ قابلِ نفرت ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح سے لہو و لعب جیسا کہ سینما تھیٹر۔ سرکس۔ ریڈیو کے گانے۔ ناچ رنگ تاش۔ شطرنج وغیرہ۔ سگریٹ نوشی۔ فیشن پرستی۔ گندے لٹریچر سے بھی پوری پرہیز کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ سب مغربی تہذیب کے شوشے ہیں۔ بظاہر ان میں سے بعض چیزیں معمولی نظر آتی ہیں لیکن حقیقت میں سب مغربی تہذیب کے سلسلہ کی کڑیاں ہیں جو اس تہذیب کے ساتھ جکڑ دیتی ہیں اور روحانیت کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں چھوڑتیں۔

والدین کا فرض

ہمارے بچوں کے والدین کا فرض ہے کہ وہ شروع سے بچوں کی تربیت میں ان امور کا خیال رکھیں۔ ہمارے نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ زور لگا کر اس تہذیب کو پرے پھینک دیں اور اسلامی تہذیب کو جو قرآنِ کریم اور سنّت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل سے نظر آتی ہے اپنائیں۔ ابتداء میں یہ نفس پر بوجھل ضرور ہو گا لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ جس چیز کی عادت ڈال لے وہی اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ سو اگر ہم کوشش کر کے پہلا قدم اٹھائیں گے تو اگلا قدم اللہ تعالیٰ اس سے آسان کر دے گا یہاں تک کہ بالآخر اسلامی تہذیب کو پورے طور پر ہر پہلو سے اپنا لیں اور ہمارا کوئی حصہ مغربی نظریات اور تہذیب کے اثر کے تحت نہ رہے بلکہ قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تحت آ جائے۔ یہ اسوہ اس زمانہ میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے مظہرِ اتم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اور ہمارے لئے یہ باتیں سمجھنی آسان کر گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہا فضل اور کرم سے ہمیں بحیثیت جماعت اس اسوہ حسنہ کے مطابق عمل کرنے کی طاقت اور توفیق بخشے۔ ہمارا کوئی قدم اس کے خلاف نہ اٹھے بلکہ ہمارا ہر قول اور ہمارا ہر فعل اس کے مطابق ہو۔ ہماری نگاہ ہر وقت اسی کی طرف رہے اور اس کے علاوہ کسی اَور کو پسند نہ کرے۔ ہمیں خوشی محسوس ہو تو اسی میں۔ لذّت محسوس ہو تو اسی میں۔ ہم اس گندی مغربی تہذیب سے اتنا دور ہو جائیں کہ اس کی ہوا بھی ہم تک نہ پہنچے۔ ہم نہ صرف خود ایسے ہوں بلکہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے حقیقی انقلاب برپا کرے تا ہماری جماعت کے قیام کا مقصد پورا ہو۔ یہ کام ہو سکتا ہے مگر ان دعاؤں کے ساتھ جو رات کی تاریکیوں میں سوز و گداز کے ساتھ دھڑکتے ہوئے دلوں اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ کی جائیں۔ جو پہلے ان دعاؤں کے کرنے والے کو پاک کرتی ہیں اور پھر اس کے گردوپیش اس پاکیزگی کو پھیلاتی ہیں۔ ہم یہ دعائیں اس یقین کے ساتھ کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور سُنے گا اور انہیں نتیجہ خیز بنائے گا۔ اس کا وعدہ ہے اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مجھے پکارو کہ مَیں تمہاری پکار کو قبول کروں گا اور اس کا جواب دوں گا۔

پھر یہ تو پکار بھی اس بات کے لئے ہو گی کہ اے اللہ ہم تیرے نہایت ہی کمزور اور عاجز بندے ہیں۔ تُو تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ تیرے لئے کوئی بات انہونی نہیں۔ تُو جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو تیرے راستے میں کوئی روک نہیں پیدا ہو سکتی۔ تُو ہماری کمزوریوں کو دُور فرما۔ ہماری نالائقیوں کی پردہ پوشی کر۔ ہمیں اپنے پاس سے طاقت بخش کہ ہم تیری اطاعت اور تیری محبت میں محو ہو سکیں۔ پھر تُو ہمیں اپنا آلہ کار بنا کر ہم سے وہ کام کرا جو تیرے نام کو بلند کرنے والے اور تیرے اسلام کو غلبہ دینے والے ہوں۔ دجّال بہت بڑائی حاصل کر چکا ہے۔ اس میں دنیا کو بہت کشش کی باتیں نظر آتی ہیں۔ تُو اپنے فضل سے اور اپنی قدرت سے اس کی بڑائی کو پاش پاش کر اور اس کے دجل اور فریب اور دھوکہ کو ظاہر کر اور اسلام کا بول بالا کر۔ دجالی تہذیب چاروں طرف اپنا اثر پیدا کر رہی ہے۔ تُو خود اپنے بے انتہاء رحم سے اس کا مداوا کر اور ہمارے دلوں کو اس کے زہریلے اثرات سے بچا اور ہمیں اپنے قرب کی شیرینی عطا فرما۔ ہم اپنے وقت اور اپنی طاقتوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تو ہمارے ایک ایک لمحہ کو اپنی رضامندی کے حصول کے لئے وقف کرنے کی توفیق دے اور ہماری طاقتوں میں برکت ڈال کہ وہ تیرے راستہ میں انتھک ہو کر کام کریں۔

اللّٰھم آمین ثم آمین

درخواستِ دُعا

خاکسار کی ہمشیرہ بس کے حادثہ میں زخمی ہوئی تھیں اور اس وقت سے ہی بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار رائے نور محمد بھٹی)

سپین میں تبلیغ اسلام

اعلیٰ حکام اور معززین سے ملاقاتیں اور اسلامی لٹریچر کی تقسیم

(مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین)

"اسلامی اصول کی فلاسفی مؤلفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) کی ایک کاپی ملی میں نے کتاب بڑے گہرے شوق سے پڑھی۔ اس کتاب کی پرمعارف تعلیم سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ یہ حقیقی طور پر روحانی علم و عرفان کا خزانہ ہے اس کے مطالعہ سے دل و دماغ واقعی معطر ہو گیا"۔

(رائل اکیڈیمی آف قرطبہ کے پریذیڈنٹ کا خط احمدی مبلغ کے نام)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی المناک خبر۔

وکالت تبشیر کی طرف سے بذریعہ تار سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر موصول ہوئی دلی صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آہ رحمت کا نشان ہم سے جدا ہو گیا۔ حضور نہائت ہی مشفق و مہربان اور محسن آقا تھے۔ ان کی یاد آخری دم تک نہیں بھولے گی۔ ان کا نام و کام تا قیامت چمکتے سورج کی طرح روشن رہے گا۔

آپکی مبارک اور مقدس روح پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں کروڑں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

احباب جماعت کو خطوط کے ذریعہ حضور کی وفات کی خبر کی اطلاع دی گئی

۱۴ نومبر کو مغرب و عشاء کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی ۱½ گھنٹہ حضور اقدس کی سیرت مبارک بیان کی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلیفہ منتخب ہونے کا اعلان کیا سیدنا حضرت مصلح موعود علیہ السلام کی وفات پر اپنی اور جماعت کی طرف سے تعزیت کا تار بھجوایا ایک دوسری تار کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی اور افراد خاندان اور جماعت کی طرف سے کامل وفاداری اور کامل اطاعت کا عہد کیا۔

زیر تبلیغ احباب اور اعلیٰ حکام کو بھی ایک خط کے ذریعہ حضور اقدس کی وفات اور نئے خلیفۃ المسیح کے انتخاب کی اطلاع بھجوائی ہز ایکسی لینسی وزیر اطلاعات (D-MANUEL. FRAGA) اور سپین کے ایک مشہور ڈاکٹر (D. ANTONIO MUNO YERRO) جن کے ایک بھائی رسپین کے آرچ بشپ ہیں اور ہسپانوی سپریم کورٹ کے ایک جج نے بذریعہ خطوط گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔

جوڈیشل انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر سے ملاقات

جوڈیشل انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر سے ملاقات (D. ISIDRO ARCE NEGRU) کے لئے وقت لیا۔ اور تبلیغ اسلام کی۔ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ۔ لائف آف محمدؐ (انگریزی) کشتی نوح احمدیہ موومنٹ۔ نظام نو۔ مسیح ہندوستان میں۔ مسیح کہاں فوت ہوئے وغیرہ سلسلہ کی کتب ان کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیں صاحب موصوف نے نہایت توجہ سے تبلیغ کو سنا اور کتب کو پڑھنے کا وعدہ کیا انکی انسٹی ٹیوٹ کے لیکچر حال میں اکثر عربی دنیا کے مسائل پر لیکچر ہوتے رہتے ہیں چنانچہ ایک دوست D. BALTASAR RULL کا لیکچر تھا جس کا عنوان تھا سپین میں مسلم حکومت کے زمانے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا مل جل کر رہنا اور باہم رواداری۔ لیکچرار کی خدمت میں بھی اسلامی اصول کی فلاسفی کشتی نوح۔ احمدیہ موومنٹ (فرنچ) کا تحفہ پیش کیا اور لیکچر کے بعد متعدد احباب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اکثر علمی۔ اور سیاسی طبقہ کے اہم معزز افراد تک اسلامی لٹریچر بھجوا چکا ہوں۔ قابل ذکر نام یہ ہیں ہز ایکسی لینسی وزیر تعلیم BURGOS شہر کے میئر SALHMAHEH یونیورسٹی کے چانسلر۔ جنرل ڈانکو کے جنرل سول سیکرٹری سابق وزیر تعلیم۔ ایک انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر سپریم کورٹ کے ایک جج

سنڈے مارکیٹ میں تبلیغ

حسب معمول فروخت کتب کے تبلیغ کا موقعہ مل جاتا ہے اور کئی نئے احباب اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے لے جاتے ہیں۔ جنہیں کسی قدر فرنچ آتی ہے انہیں ٹریکٹ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" مطالعہ کے لئے دیا جاتا ہے۔ میکسکو کے ایک فلاسفی کے طالب علم نے اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے وہ باقاعدہ میشن ہاؤس میں آتے ہیں۔ ایک نوجوان FRANCIOEO JAVIER نے احمدیت کے متعلق پوری تحقیق کے بعد اسلام قبول کر لیا ہے ان کا اسلامی نام ناصر الدین رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور استقامت بخشے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے آمین۔ اللھم آمین۔

اسی طرح جزیرہ PALMA DE MALLAREA کے پہلے احمدی ایک ماہ تک مشن ہاؤس میں ٹھہرے انہیں نماز کا سبق اور دیگر اسلامی مسائل سکھائے گئے۔

- - - - - - - -

آنریبل SR. D RAFAEL CASTEJON پریذیڈنٹ رائل اکیڈیمی آف قرطبہ کے نام ایک خط کے ذریعہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ بھجوایا تھا ان کی طرف سے جواب ملا اسکی نقل احباب کی خدمت پیش ہے۔

"قرطبہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۶۵ء

مسٹر کرم الٰہی ظفر مسلم مشن سپین میرے نہایت ہی مکرم و معظم دوست! آپکے خط کے ساتھ مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی مؤلفہ حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی ایک کاپی ملی ہے میں نے کتاب بڑے گہرے شوق سے پڑھی ہے اس کتاب کی پرمعارف تعلیم سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں یہ حقیقی طور پر روحانی علم و عرفان کا خزانہ ہے اس کتاب کے مطالعہ سے واقعی میرا دل و دماغ معطر ہو گیا میں نے یہ کتاب ڈائریکٹر آف انسٹی ٹیوٹ کو بھی مطالعہ کے لئے دی۔ ان کا بھی کتاب کے متعلق یہی تاثر ہے۔ اور انہیں بھی کتاب بہت پسند آئی ہے۔ بلکہ ۲۰ نومبر کو آپ نے ایک پبلک لیکچر اسی کتاب کے تعلق میں دیا۔"

ان کی خدمت میں اب کشتی نوح اور احمدیہ موومنٹ فرنچ بھجوائی ہے۔ اور مزید سلسلہ کا لٹریچر بھجوانے کا بھی ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کیا بعید ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس قوم کے دلوں کو ہدائت کی طرف پھیر دے اور اسلام کی طرف توجہ ہو جائے۔ اور یہ قوم بھی آسمانی برکات اور رحمتوں کی وارث بنے آمین اللھم آمین۔

خاکسار کرم الٰہی ظفر انچارج مشن سپین

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا عزیز کریم اللہ لوئیس ول امریکہ میں علم الادویہ PHOSWACOLOGY میں P.H.D کی ریسرچ کر رہا ہے اس کے آجکل امتحانات ہو رہے ہیں نیز خاکسار کی ایک لڑکی ایم اے اور دوسری بی اے کا امتحان دے رہی ہے ان سب کی اور باقی بچوں کی امتحانات میں اعلیٰ کامیابیوں اور انکے نیک لائق اور خادم سلسلہ بننے کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید ربوہ

ھوالشافی
جوڑوں اور اعصاب کی دردیں
پینز کیور
(PAINS CURE)
کی صرف چار طاقتور خوراکوں سے دور ہو جاتی ہے
آفاقہ صرف دو خوراکوں سے ہی ہو جاتا ہے
بذریعہ منی آرڈر مکمل کورس -/۱۰ پہلی دو خوراک -/۳
بذریعہ وی پی مکمل کورس ۱۱/۲۵ پہلی دو خوراک ۲/۷۵
:- کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ مکمل تفصیل کے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۸۰۴۷:- میں رضیہ سلطانہ زوجہ حکیم شیخ خورشید احمد صاحب ربوہ قوم شیخ قانون گو۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گولبازار ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

(۱) اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کبھی ہوگی تو اس پر بھی مندرجہ ذیل وصیت حاوی ہوگی۔

(۲) میرا مہر مبلغ پانچ (۵) ہزار روپے ہے جو میرے شوہر حکیم شیخ خورشید احمد صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(۳) میرے پاس اس وقت مندرجہ ذیل زیورات ہیں:-

بکھرا ۲ تولے طلائی۔ رنگ طلائی ۷ ماشہ انگوٹھیاں طلائی ۱½ تولہ۔ گلوبند طلائی ۲½ تولہ۔ ہار طلائی ایک تولہ کل وزن ۷ تولہ ۹ ماشہ موجود ہے جس کی قیمت اندازاً ان دنوں بحساب -/۱۲۰ روپیہ فی تولہ۔ کل قریباً سوا نو صد (۹۲۵) روپیہ بنتی ہے۔

۴۔ میں اس حصہ جائداد کا دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:- رضیہ سلطانہ
گواہ شد:- حکیم خورشید احمد خاوند موصیہ ربوہ
گواہ شد:- قاضی رشید الدین۔ ۳۰/۱۱/۶۵

مثل نمبر ۱۸۰۴۸:- میں ثریا بیگم بنت مستری محمد رمضان صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گلی ۱۱ مکان ۵۶ بادامی باغ لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری موجودہ جائداد زیور طلائی ایک جوڑی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی ایک سو بتیس (۱۳۲) روپے کی ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مجھے اس وقت والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے فقط۔ یکم نومبر ۱۹۶۵ء

الامتہ:- ثریا بیگم بنت مستری محمد رمضان
گواہ شد:- مستری محمد رمضان مزنگلی موصی والد ثریا بیگم
گواہ شد:- ڈاکٹر عبد السمیع سیکرٹری وصایا۔

مثل نمبر ۱۸۰۴۹:- میں سلمی سیارہ زوجہ چوہدری فیض الرحمن صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ر مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری ذاتی آمد کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی جیب خرچ ملتا ہے لیکن میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر حسب قاعدہ میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۱) زیور ۱۲ تولہ سونا اندازاً قیمت ۱۴۸۸ روپے

(۲) مہر ۱۵۰۰ ہزار روپیہ بذمہ خاوند موصیہ ہنوز واجب الادا ہے۔ وصیت کا نفاذ یکم ۱۹۶۵ء سے ہوگا۔ الامتہ:- سلمی سیارہ۔ اہلیہ چوہدری فیض الرحمن ۱۱۰۸۔ ۶ امرپورہ راولپنڈی

گواہ شد:- لطف الرحمن۔ وصیت نمبر ۹۸۱۵ امرپورہ۔ راولپنڈی

گواہ شد:- جمیل الرحمن۔ امرپورہ۔ راولپنڈی۔

نمبر ۱۸۰۵۰:- میں امتہ الرشید بنت صوفی عطا محمد صاحب قوم قریشی احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

مجھے اس وقت محترم والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ:- امتہ الرشید بقلم خود بنت عطا محمد صاحب۔
گواہ شد:- بشارت الرحمن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ برادر موصیہ ۱۸/۱۱/۶۵
گواہ شد:- صوفی عطا محمد محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

عید مبارک کے لئے

عطاران مشرق ربوہ (رجسٹرڈ)

کے مایۂ ناز تحفے

۱ روغن ہمرسول کچی گھانی (خوشبودار)
فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ

۲۔ روغن آملہ
فی شیشی ایک روپیہ دس آنہ

۳۔ خورشید ہیر آئل۔
متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ
بالوں کے لئے بہت مفید قیمت ۲½ روپے
مضر صحت اجزا سے بالکل پاک مکمل گارنٹی کیساتھ

سٹاکسٹ:- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
۲۔ نوید جنرل سٹور گولبازار۔ ربوہ

عید مبارک

ادارہ ہاضمون کی طرف سے اپنے خریداروں کی خدمت میں
عید مبارک

شائع کردہ۔ دواخانہ ہاضمون دارالنصر ربوہ

تفسیر القرآن انگریزی کے متعلق

اعلان

دوست مطلع رہیں کہ سابقہ اعلان میں جلد دوم حصہ اول کا ذکر نہیں کیونکہ یہ حصہ حال ہی میں ختم ہوگیا ہے۔ اب دوبارہ شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے، باقی چار حصے مل سکتے ہیں۔

مینجر اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ کا جنوری کا شمارہ شائع ہوگیا ہے۔ خریدار اصحاب تو اس کے لطیف مضامین کا لطف اٹھائیں گے ہی۔ جو دوست اس خالصتہً تربیتی ماہنامے کے خریدار نہیں ہیں انہیں بھی اس لطف میں شریک کرنے کے لئے مندرجہ مضامین کی ایک ہلکی سی جھلک پیش کی جاتی ہے۔

ایڈیٹوریل اور دو تین مضامین ماہ صیام اور اسکی برکات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے اقتباسات بھی شامل اشاعت ہیں۔ لیلۃ القدر کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک گراں قدر نصیحت درج ہے۔ جس سے امید ہے کہ ہر شخص فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔

"اصلاحی معاشرہ کا نظام انہضام" اور "مغرب کی مادی تہذیب کا عبرتناک انجام" بھی دلچسپ مضمون ہیں۔ مزید براں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اخلاق حسنہ پر محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کا لکھا ہوا مضمون خاص طور پر بہت ہی دلچسپ اور قابل قدر ہے۔ حسب معمول ایک صفحہ بچوں کے لئے بھی وقف ہے۔

پرچے کی قیمت فی کاپی ۶۰ پیسے
سالانہ چندہ چھ روپے۔

(مینجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ربوہ میں ابتدائی طبی امداد کے امتحان میں کامیاب ہونے والی خواتین

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

ہنگامی حالات کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں متعدد مراکز قائم کر کے خواتین کو ابتدائی طبی امداد (فرسٹ ایڈ) کی تربیت دینے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان میں سے سب سے بڑا مرکز فضل عمر ہسپتال میں کھولا گیا تھا۔ ان مراکز میں خواتین نے ذوق و شوق سے ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کی۔ تربیت مکمل ہونے پر پچھلے دنوں ان خواتین کا باقاعدہ امتحان ہوا۔ کامیاب خواتین کے نام اور ان کے حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں کل نمبر ۵۰ تھے

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نام	حاصل کردہ نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
ناصرہ صفدر	۲۳	امۃ الحسیب	۳۰
صالحہ خانم	۲۶	امۃ الجمیل بشیر	۳۶
وسیم انور	۲۸	امۃ المنان	۴۴
نفیرہ فاروق	۲۴	طیبہ صدیقہ	۴۴
آصفہ منظور	۲۳	امۃ العزیز	۳۲
حفیظہ	۲۷	منصورہ اقبال	۲۸
عذرا پروین	۲۵	ناصرہ پروین	۳۲
انیسہ رحمٰن	۲۷	امۃ النصیر	۲۸
امۃ الحمید	۲۹	بشریٰ شاہدہ	۲۵
مبارکہ خان	۲۸	منصورہ خان	۱۷
عفت نصیر	۲۶	امۃ المصور	۱۷
عائشہ نصیر	۳۶	فضل ربی	۲۱
رشیدہ صابرہ	۲۳	صادقہ مرزا	۱۷
محمودہ سلطانہ	۳۰	قانتہ پروین	۳۰
سعیدہ ناصرہ	۲۸	راشدہ پروین	۳۰
تنویر قدسیہ	۳۱	امۃ السعید	۲۳
افتخار النساء	۳۸	قدسیہ رابعہ	۲۷
امۃ الحکیم	۳۶	امۃ الودود	۲۴
بشریٰ بٹ	۲۴	نسیم اختر	۲۸
امۃ اللطیف	۳۵	بشریٰ ایاز	۲۱
طاہرہ صابرہ	۲۴	مریم صدیقہ	۳۳
امۃ الجمیل	۲۳	فوزیہ بشریٰ	۲۷
امۃ السلام	۳۳	زکیہ نوری	۲۵
مبارکہ سردار	۳۰	نجمۃ النساء بٹ	۲۱
توقیر فاطمہ	۲۶	طیبہ صدیقہ	۳۵
حفیظہ محمودہ	۲۳	صغرا خانم	۳۳
حمیدہ اختر	۲۶	صادقہ	۳۲
منیرہ	۳۵	ناصرہ جمیل	۲۶
مریم صدیقہ	۳۲	نعیمہ حمید	۳۰
امۃ المصور	۲۴	امۃ الرشید	۳۱
امینہ خلیل	۲۰	ممتاز	۱۷

— فہمیدہ عظمت لیڈی ڈاکٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ —

پتہ مطلوب ہے

(۱) مکرم محمد صدیق صاحب پسر مکرم فضل کریم صاحب مرحوم جو بالاکوٹ ضلع ہزارہ کے رہنے والے تھے اور بعد میں موضع کھوتیاں تحصیل چکوال ضلع جہلم میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

۲۔ مکرم شیخ بشیر الدین صاحب شیخ نور الدین صاحب سابق پاشا الیکٹرک سٹور پشاور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں

(ناظر امور عامہ ربوہ)

۶۶-۱۹۶۵ء کے دینی نصاب کی یاددہانی

۶۶-۱۹۶۵ء میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے لئے حسب ذیل دینی نصاب مقرر کیا گیا تھا۔

(۱) قرآن کریم ——— سورۃ آل عمران مکمل

(۲) حدیث شریف ——— نبراس المومنین

(۳) علم کلام ——— تجلیات الٰہیہ اور اسلام اور جہاد

(۴) انٹرویو ——— ۲۵ نمبر کا

چونکہ علم کلام کا نصاب زیر طبع ہے اور جلد شائع ہونے کی امید نہیں۔ اسلئے اس کی جگہ برکات الدعا رکھی گئی ہے۔ کارکنان نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

عید کارڈ بھیجنے کی رسم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

الفضل یکم مارچ ۱۹۶۲ء میں عید کارڈ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد شائع ہو چکا ہے۔ نیز ۲۷ اگست ۱۹۲۶ء کو اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب الفضل کے استفسار کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

"ہم اسے ناپسند کرتے ہیں لغو چیز ہے اس سے پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے"

احباب جماعت حضور کے ارشاد کی تعمیل کریں اور اس کے مطابق عمل بنائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲/۱۹۶۵ء صبح کو پہلی بچی عنایت فرمائی ہے۔ جو حافظ شاہ دین صاحب مرحوم کی نواسی اور ڈاکٹر سراج الدین عباسی کی نواسی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار جمال ناصر واہ کینٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم محمد یوسف صاحب چک نمبر ۹۳ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع مظفر گڑھ کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں (خاکسار غلام رسول کارکن الفضل ربوہ)

۲۔ خاکسار عرصہ دراز سے شدید تکالیف و مصائب میں مبتلا ہے۔

(ماسٹر حامد علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ)

۳۔ عاجز عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے۔ کافی علاج کرا چکا ہوں۔ مگر ابھی تک آرام نہیں آیا

(فضل الٰہی ارشد احمدی۔ گراسی پلاٹ۔ کچا بازار۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار کی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(ماسٹر غلام محمد نصیر مدرسوی ضلع گجرانوالہ کالا گوجراں)

۵۔ میری شادی کو تقریباً بارہ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی

خاکسار حکیم محمود احمد معلم وقف جدید چک ۹۱-۸/۱۰-R محمود آباد۔ ضلع ملتان

۶۔ مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی مدت دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

احباب جماعت ان سب افراد کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

نور کا جل

جو عید کے موقعہ پر آپ کے بچوں اور عزیز و اقارب کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ جس کے استعمال سے آنکھیں خوبصورت چمکدار اور صحت مند رہتی ہیں۔ اپنے گھر میں ایک شیشی ضرور موجود رکھیں

قیمت فی شیشی سوا روپیہ (۱-۲۵)

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تم اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے اندر دیوانوں جیسا جوش پیدا کرو

سب سے مقدم اس فرض کو سمجھو کہ ہم نے ہی دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۱ اگست ۱۹۲۲ء کو درس قرآن مجید کے اختتام پر ایک پر معارف تقریر ارشاد فرمائی۔ اس میں حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"اس بات کو اپنے تمام کاموں میں مدنظر رکھو۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے درس میں کئی بار سنا ہے کہ کوئی جماعت قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اب جب تم واپس لوٹو تو جا کر سستیاں اور کوتاہیاں چھوڑ دو۔ اور پوری کوشش اور ہمت سے اشاعت احمدیت میں لگ جاؤ۔ میں تو جب یہ خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تیس سال کے قریب ہو گئے مگر ہماری جماعت کو لوگوں میں چوہڑوں جیسی حیثیت بھی حاصل نہیں ہوئی تو مجھے جنون سا ہونے لگتا ہے نہ معلوم اور لوگوں کی کیا حالت ہوگی۔ مگر مجھے تو اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں کیا آپ لوگوں کو اسی طرح غافل رہنا چاہیئے جس طرح اب تک غافل رہے ہو۔ اگر تم ترقی حاصل کرنا چاہتے ہو اور خدا تعالیٰ کے انعام کے وارث بننا چاہتے ہو۔ تو قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ اور دین کے مقابلہ میں کسی بات کی پرواہ نہ کرو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے۔ اس وقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ احسان مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے اور اس سے مجھے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔ مجھے اس وقت خیال آیا کہ اب کیا ہوگا۔ لیکن اسی وقت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد اطہر کے قریب کھڑے ہو کر عہد کیا کہ اگر سارے لوگ بھی احمدیت سے پھر گئے۔ تو میں اکیلا اس کو پھیلاؤں گا۔ اور کسی مشکل اور تکلیف کی پرواہ نہ کروں گا پس جب تک ہماری جماعت کا ہر فرد یہ ذمہ داری نہ سمجھے۔ اس میں پیدا جوش نہیں پیدا ہو سکتا کہ دین کا بوجھ اس کے ذمے ہے اور دین کی اشاعت اسی کا فرض ہے۔ دیکھو لوگ گندی چیز اٹھانے کے لئے دوسرے کو کہتے ہیں اور اچھی چیز کے متعلق ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ میں اٹھاؤں۔ پھر اسلام سے بڑھ کر پاک اور اعلیٰ چیز اور کیا ہو سکتی ہے پس اشاعت اسلام کے متعلق یہ مت سمجھو کہ خلیفہ کا کام ہے ہر شخص خدا کے حضور خلیفہ ہے۔ ہر شخص اسلام کے لئے ذمہ دار ہے۔ پس تم اس کو پھیلانے کے لئے دیوانوں جیسا جوش پیدا کرو اور سب سے مقدم اس فرض کو سمجھو۔ دیکھو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دولت نہ کما سکتے تھے آپ کو کمانے کا ایسا طریق آتا تھا کہ آپ دو ہی دفعہ تجارت کے لئے گئے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اعلیٰ درجہ کی امیر ہو گئیں پھر انہوں نے اپنا سارا مال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کر دیا اگر آپ چاہتے تو اس مال کے ذریعہ تجارت کر کے عرب میں سب سے زیادہ مالدار بن جاتے مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہر وقت اور ہر گھڑی دین کی اشاعت میں صرف کیا کرتے تھے۔

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تڑپ لگی ہوئی تھی۔ آپ مال نہیں چاہتے تھے۔ حکومت کے خواہش مند نہیں تھے آپ کو جس بات کی تڑپ تھی وہ یہی تھی کہ لوگ خدا تعالیٰ کو مان لیں اور خدا کے ہو جائیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سناتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بیت الدعا میں دعا مانگ رہے تھے اس کے قریب ہی مولوی صاحب کا کمرہ تھا انہوں نے سنا کہ حضرت صاحب دعا میں اس طرح کراہ رہے تھے جس طرح دردِ زہ میں عورت کراہتی ہے۔ مولوی صاحب نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ کہہ رہے تھے اے خدا اگر سب لوگ ہلاک ہو گئے تو تیرا نام لینے والے کون ہوں گے۔ یہ وہ دن تھے جب طاعون کثرت سے پھیلی ہوئی تھی۔ تو ان کی ایک ہی غرض تھی کہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ ان سے تعلق رکھنے والوں کی بھی یہی غرض ہونی چاہیئے کہ لوگ ہدایت پائیں۔

پس تمہارا فرض ہے کہ خدا کے دین کی اشاعت میں لگے رہو۔ اور کسی وقت اس کو نظر انداز نہ ہونے دو"

(الفضل ۷ ستمبر ۱۹۶۲ء)

-؎-

پاکستان کشمیر کے بارے میں اپنے مؤقف سے دست بردار نہیں ہوگا،

اعلانِ تاشقند سے تنازعات کے تصفیہ میں مدد ملے گی،

کراچی ۲۲ جنوری۔ صدر ایوب نے پھر اعلان کیا ہے کہ پاکستان کشمیر کے بارے میں اپنے مؤقف پر سختی سے قائم ہے - - - - - - - - - - - - - - - - اور اعلانِ تاشقند سے اس مؤقف پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ صدر نے کہا کہ اعلان تاشقند سے کشمیریوں کا حق خود ارادیت بھی متاثر نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس سے کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے وہ کل کراچی کے ممتاز شہریوں اور دانشوروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نے اپنی تقریر میں اعلان تاشقند کے مختلف پہلوؤں کی تفصیل سے وضاحت کی اور اس سلسلے میں عوام میں جو شکوک تھے انہیں دور کیا۔ صدر کی تقریر ایک گھنٹے سے زیادہ عرصہ جاری رہی اس سے قبل صدر ایوب لاہور میں بھی اس قسم کے ایک جلسے سے خطاب کر چکے ہیں۔ کل جلسے میں تاجروں کارخانہ داروں اور سماجی کارکنوں نے بھی شرکت کی!

معلمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس کے متعلق ضروری اعلان

معلمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس انشاء اللہ عید کے معاً بعد شروع ہونے کی بجائے یکم فروری ۱۹۶۶ء سے شروع ہوگی۔ جن امیدواروں کو کلاس میں شامل ہونے کے متعلق اطلاع دی گئی ہے وہ یکم فروری تک ربوہ پہنچ جائیں۔

علاوہ ازیں جو احباب وقف جدید کے زیر انتظام اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں وہ یکم فروری تک ربوہ پہنچ جائیں تاکہ انٹرویو کے بعد کامیاب امیدواروں کو کلاس میں شامل کیا جائے۔ دیر سے آنے والوں کی پڑھائی کا حرج ہوگا۔ انٹرویو کے لئے تشریف لاتے وقت تیار ہو کر آئیں تاکہ منظوری کی صورت میں بلا توقف کلاس میں شامل ہو سکیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

محترم بابو کرامت اللہ صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(ربوہ)۔ محترم بابو کرامت اللہ صاحب انبالوی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ۱۹ اور ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء مطابق ۲۶، ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات قریباً ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔)

مرحوم ۱۹۲۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ بہت نیک شریف النفس اور دعاگو بزرگ تھے ریٹائر ہونے کے بعد عرصہ تک آپ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں خدمات بجا لاتے رہے۔ مورخہ ۲۰ جنوری کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم چوہدری فضل احمد صاحب قائم مقام ناظر تعلیم نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند کرے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

اعلان تعطیل

عید الفطر کے موقع پر ۲۴ جنوری کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۲۵ جنوری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴